سوال نمبر 02

عقیدہ توحید کا تصور

توحید کے معنی و مفہوم

خدا کی ظاہری اور باطنی وحدانیت کو اسلام میں لفظ التوحید سے بیان کیا گیا ہے جو کہ "وحد" سے ماخوذ ہے۔ یہ لفظ اتحاد قائم کرنے اور متحد ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسلامی عقیدہ میں "الہ" سے مراد اللہ کے ہیں۔ اور "لا الہ الا اللہ" سے مراد ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔

ابن القیم کے مطابق "الہ" سے مراد:

"مکمل اطاعت کے ساتھ اللہ سے محبت"

توحید کی اقسام

توحید کی تین اقسام ہیں۔ قرآن مجید میں خدا کی وحدانیت اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ اللہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں لاشریک ہے۔

۱۔ توحید فی الذات

توحید فی الذات سے مراد اللہ صرف ایک ہی ہے اور اس کے جیسا کوئی موجود نہیں۔ اس کا نہ تو کوئی بیٹا ہے اور وہ نہ خود ہی کسی کا باپ ہے۔ ذات الٰہیہ کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی کیونکہ مثال صرف کائنات

کی ہی دی جا سکتی ہے۔ وہ واحد یکتا اور لاثانی ہے۔
اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

لیس کمثلہ شیء (الشوری: ۱۱)

"اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔"

اس کے علاوہ اس کی مثال ایک اور جگہ سے بھی واضح ملتی ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ مجھے اپنا دیدار کرائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ موسیٰ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن پھر اللہ نے پہاڑ پر اپنی تجلی دکھائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر گیا اور حضرت موسیٰ غش کھا کر زمین پر گر پڑے۔

توحید فی الصفات

اس سے مراد یہ ہے کہ جو صفات رب میں موجود ہیں یہ صفات اور کسی میں بھی موجود نہیں ہیں۔ جیسے ذات الہیہ بے مثال ہے اسی طرح ذات کے علاوہ صفات بھی اللہ تعالیٰ کی بے مثال ہیں۔ اللہ اسم ذات ہے اور باقی اسمائے حسنیٰ اس کی صفات ہیں۔

ان اللہ علی کل شیء قدیر (فاطر)

"یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

اسمائے حسنیٰ بخوبی اللہ تعالیٰ کی صفات کا اظہار کرتے ہیں اور اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہ رحم کرنے والا، درگزر کرنے والا، معاف کرنے والا اور زبردست غلبے والا ہے۔

Day: Date:

توحید فی الافعال

توحید فی الافعال سے مراد کہ وہ صرف کائنات کا اکیلا مالک ہے اور یہ کائنات ہی رب کریم کی تخلیق شدہ ہے اس معاملے میں وہ کسی کا اور نہ کوئی اور اس کا شریک کار ہے۔

لہ ملک السماوات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر (الحدید: ۲)

"آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لیے ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

توحید کے اجتماعی اور انفرادی زندگی پر اثرات

توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات

خودداری اور عزت نفس

توحید پر ایمان رکھنے والا خودداری اور عزت نفس کا مالک ہوتا ہے چونکہ وہ نفع و نقصان، عزت و ذلت، زندگی اور موت ہر چیز کا مالک صرف اللہ کو ہی سمجھتا ہے اور وہ کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتا صرف اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اور اسی کے آگے جھکتا ہے وہ کائنات کی ہر چیز کا خالق صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھتا ہے۔

Day: Date:

عاجزی وانکساری

عقیدہ توحید ہی انسان کو کائنات میں سب سے اونچا مقام دیتا ہے وہ بندگی و غلامی سے نجات حاصل کر کے عاجز بن جاتا ہے اور اس میں خودداری اور عزت نفس پروان چڑھتی ہے۔ اس میں کبھی تکبر نہیں پیدا ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب دیا ہوا صرف خدا کا ہی ہے اور وہ واپس بھی لے سکتا ہے

شجاعت و استقامت

توحید کے بل بوتے ہی انسان میں بہادری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ عقیدہ توحید پر ایمان مضبوط ہونے سے وہ نیکی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ اور خدا کو ہی خالق مانتا ہے جس کی وجہ سے اُسے کسی اور کا خوف نہیں ہوتا اور اس کا حوصلہ بلند ہوتا ہے۔

اعلیٰ نصب العین

انفرادی زندگی پر عقیدہ توحید کا گہرا اثر پڑتا ہے جس میں سے وہ دنیا داری کو چھوڑ کر آخرت کے کاموں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اسے دنیا کی عیش و عشرت کچھ نہیں لگتی اور اس کا دل لگتا ہے۔ وہ اپنی آخرت کو سنوارنے اور جنت کے حصول کے لیے اپنی پوری زندگی گزار دیتا ہے۔ اس طرح کرنے سے انسان کو اجر و ثواب ملتا ہے۔

CamScanner

Day: Date:

اطمینانِ قلب

دل کا سکون بھی عقیدہ توحید پر ایمان لانے میں چھپا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنا، انسان کو بہت سے تکالیف سے بچاتا ہے اور وہ اندرونی طور پر مطمئن رہتا ہے۔ کیونکہ اس کا لگاؤ صرف اللہ سے ہی ہوتا ہے۔

تقویٰ و پرہیزگاری

عقیدہ توحید کو تسلیم کرنا اور اس پر ایمان لانا انسان کو اللہ کے قریب کر دیتا ہے اور اس میں پرہیزگاری کا عنصر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ تقویٰ انسان کو عاجز بھی بنا دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نیکی کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔

توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات

انسانوں میں اتحاد

انفرادی زندگی کے علاوہ عقیدہ توحید کا اجتماعی زندگی پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ اور یہ ہر جگہ انسانوں میں اتحاد قائم کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک منظم معاشرہ وجود میں آتا ہے اور وحدت انسانی کی وجہ سے لڑائی جھگڑے اور زوال کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔

CamScanner

Day: Date:

عالمگیر معاشرہ

وحدتِ انسانی سے ایک عالمگیر معاشرہ ہی پروان بڑھتا ہے۔ عقیدہ توحید کے سبب بہت سے فوائد انسانی زندگی پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہی معاشرے ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ اور ایک بڑے پیمانے پر کامیابی کا حصول ہوتا ہے۔

امن کا قیام

اگر عقیدہ توحید پر ایمان نہ ہو تو بہت سی جگہوں پر لڑائی جھگڑے، رنجشیں اور دہشت گردی جیسے عناصر پل بڑھتے ہیں۔ عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے ہی ہر جگہ امن کا قیام ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے ہی پرسکون معاشرے کا قیام ممکن ہے۔

اخوت و مساوات کا درس

عقیدہ توحید کی بدولت انسان میں بھائی چارہ نشوونما ہوتا ہے۔ سب ایک جیسے ہی ہیں۔ رب کریم نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور پھر حضرت حواؑ کو اور سب ان کی ہی اولاد ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو سب مسلمان باہم ایک ہی رشتے میں منسلک ہیں۔ اخوت اور برابری کا درس بھی ہمیں عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے ملتا ہے۔ اس لیے یکجا ہو کر اس کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے۔

Day: Date:

حاصل کلام

تصورِ اسلام میں عقیدہ توحید کی بدولت انفرادی سطح پر مسلمانوں میں عاجزی، بہادری اور استقامت پیدا ہوتی ہے۔ اجتماعی سطح پر مساوات، امن کا قیام اور ایک عالمگیر معاشرہ قیام میں آتا ہے۔ لہٰذا ہمیں عقیدہ توحید پر ایمان پختہ کرنا چاہیے تاکہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی فلاح حاصل کر سکیں۔

سوال نمبر ۵

زکوۃ کا معاشی و سماجی فلسفہ

تعارف:

زکوۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور یہ ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے منکرین کے خلاف جہاد کیا تھا۔ کیونکہ وہ اسلام کے باقی چار ارکان کو مانتے تھے۔ حدیث میں بھی زکوۃ کی تاکید کی گئی ہے۔ زکوۃ نہ دینے والوں کے خلاف سخت سزا سنائی گئی ہے۔ مسلمان اپنی حلال کمائی میں سے زکوۃ ادا کرتا ہے اور یہ ہر سال مقررہ مال رکھنے کے بعد ہی ادا کرنی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے ایک ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ اور یہ

معاشی توازن پیدا کرتی ہے۔

زکوۃ کے لغوی معنی

زکوۃ کے لغوی معنی "پاک کرنا" اور "افزائش" کے ہیں۔ دینی اصطلاح میں زکوۃ سے مراد مقررہ حد سے زیادہ مال رکھنے والوں سے طے شدہ شرح سے مال وصول کر کے اسے مقررہ مصارف پر خرچ کرنا ہیں۔ اس سے مال پاک ہوتا ہے اور اس میں برکت پیدا ہوتی ہے۔

واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الرکعین (البقرۃ: 43)

"نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو"

حدیث کی رو سے بھی زکوۃ کی اہم وجہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا:

"جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو تم نے اپنا فرض پورا کر دیا۔"

زکوۃ ادا کرنے سے برکت اور مال میں بھی پاکیزگی آتی ہے۔ اس لیے یہ ایک خوشحال معاشرہ کی طرف گامزن ہونا بھی زکوۃ کی وجہ سے ہے۔ لہذا اس کی ادائیگی فرض ہے

Day: ____________ Date: ____________

مصارفِ زکوۃ

قرآن مجید کی رُو سے زکوۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں جس میں فقرا، مساکین، عاملین، غارمین، مولفتہ القلوب، فی الرقاب، فی سبیل اللہ اور ابن سبیل شامل ہیں۔

ادائیگی زکوۃ

زکوۃ مسلمانوں سے وصول کر کے عام طور پر مسلمانوں کو ہی دی جاتی ہے۔ ایسے رشتہ دار جن میں کفالت شرعی اعتبار سے ایک پر فرض ہے۔ مثلاً باپ، ماں، شوہر، بیوی، بیٹا یا بیٹی کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔ عام حالات بستی کی زکوۃ اسی بستی میں تقسیم ہوتی اور اگر ادھر کوئی مستحق نہ ہو تو دوسری بستی میں مثلاً" زلزلہ، سیلاب، قحط کی صورت میں ادھر زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ زکوۃ دیتے وقت اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ جس کو زکوۃ دی جا رہی وہ اس کا مستحق ہے کہ یا نہیں۔

زکوۃ کی رُو سے برابری پر مبنی معاشرے کی تشکیل

زکوۃ کا معاشی و سماجی فلسفہ (تزکیہ) ہے اس کی وجہ سے برابری پر مبنی ایک کامیاب معاشرہ کی تشکیل ہو سکتی ہے۔ کچھ اہم نکات درج ذیل ہیں:

Day: Date:

فلاحی ریاست کا قیام

اسلام کا نصب العین فلاحی ریاست کا قیام ہے جہاں ہر شخص کی بنیادی ضرورت روٹی، کپڑا لباس، مکان، علاج اور تعلیم یہ سب بنیادی ضرورت ہے اور اسلامی ریاست یہ سب لوگوں کو فراہم کرتی ہے

سماجی تحفظات کی فراہمی

ہر شخص کے سماجی تحفظات یہ ایک اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی شخص یتیم، بیوہ، بے بس اور بے سہارا ہو تو یہ صرف ریاست پر فرض ہے کہ اس کی مدد کرے۔ اس وجہ سے ہی ایک کامیاب معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

غیر فطری عدم مساوات کا خاتمہ

زکوۃ کی ادائیگی کی وجہ سے ہی ایک برابری وجود میں آتی ہے اور ایک غیر فطری عدم مساوات کا خاتمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر کوئی اس کا پابند ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں مساوات، رحم دلی، اخوت اور بھائی چارہ وغیرہ مزید بڑھتا ہے۔

مال کی گردش

زکوۃ کی وجہ سے مال پاک رہتا ہے اور انسان حرام طریقے سے کمائی کو بھی ترجیح نہیں دیتا

Day: Date:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال گردش میں رہتا ہے۔ اس طرح امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہونے بچ جاتا ہے۔ ایک نمایاں پہلو مال کی گردش برابری پر مبنی معاشرے کو وجود میں لاتی ہے۔

سرمایہ کاری کو فروغ

زکوٰۃ کی بدولت انسان میں تکبر اور غرور ختم ہو جاتا ہے۔ جب اس کا مال گردش میں رہتا ہے تو وہ مستحق لوگوں تک پہنچتا ہے۔ ایک پسماندہ معاشرے سے نکل کر سرمایہ کاری کو بڑھانا ایک کامیاب معاشرے کی مثال ہے۔ اس کی بدولت ہر کسی کو رہنے سہنے کی سہولت میسر ہوتی ہے اور آپس میں اتحاد مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ (البقرۃ: ۱۹۵)

"اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ کو روک اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"

تزکیہ نفس

زکوٰۃ ادا کرنے سے تزکیہ نفس کو فروغ ملتا ہے۔ اور انسان جب اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا مال کی وجہ سے لالچ اور کنجوسی ختم ہو جاتی اور

وہ خوشی خوشی اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے۔

خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم
وتزکیھم بہ (التوبہ: 103)

"اے نبی! ان کے مال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لیجئے جس کے ذریعے آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔

حاصل کلام:

زکوٰۃ کی وجہ سے مال بھی پاکیزہ رہتا ہے اور مسلسل گردش میں رہتا ہے۔ اس طرح ہر جگہ مساوات اور برابری وجود میں آتی ہے اور لوگوں کے درمیان مزید اتفاق اور اتحاد فروغ پاتا ہے۔ اسی کی بدولت کامیاب معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اسی لیے زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

سوال نمبر 03

اسلام کی رُو سے بنیادی انسانی حقوق

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے اور

زندگی گزارنے کا طریقہ فراہم کرتا ہے۔ اس کی رو سے حقوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1- انسانی حقوق

2- اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق

یہ حقوق قرآن مجید، نبی کریمؐ کی تعلیمات اور خلفائے راشدین سے اخذ کیے گئے ہیں لیکن عام طور پر دو حقوق کی وضاحت ملتی ہے۔

1- حقوق العباد

2- حقوق اللہ

حقوق کا ڈھانچہ

اسلامی ریاست میں ہر انسان کو اس کے بنیادی حقوق حاصل ہیں اور اس کی وجہ سے مساوات اور برابری کو فروغ ملتا ہے۔ ہر انسان کو اس کے بنیادی حقوق حاصل ہیں جس کے مطابق وہ زندگی گزارتا ہے اور غیر مسلموں کے حقوق بھی واضح ہیں۔ ہر انسان کے بنیادی حقوق حالات کے مطابق اور تمدن کے ساتھ ساتھ نشو ونما پاتا ہے۔ مغربی تمدن میں بھی ارتقائی پہلو سے لے کے جدید ہمہ گیر کے طور پر بنیادی حقوق واضح ہوئے۔

اسلام کے سائنٹفک اخلاقی اصول

ڈاکٹر انیس احمد وائس چانسلر رفاہ یونیورسٹی انٹرنیشنل اسلام آباد نے اپنی کتاب "عورت اور

Day:
Date:

اور اسلام میں معاشی انصاف" میں اسلام کے سات عالمی اخلاقی اصول واضح کیے گئے ہیں۔

1- فرد و معاشرے کا اتحاد
2- عدل و انصاف کی فراہمی اور ضمانت
3- عقل کا متحرک اور فکری آزادی
4- تحفظ زندگی
5- مذہبی آزادی
6- عزت، شرف اور نسب کا احترام
7- حرمت ملکیت و مال

اسلام میں انسانی حقوق

حقِ زندگی

اسلام میں ہر کسی کو زندگی کا حق حاصل ہے اور کوئی بھی کسی شخص پر زور زبردستی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی کو یہ حق حاصل ہے۔ ہر فرد آزاد ہے اور وہ زندگی گزار سکتا ہے۔ اسلام میں زندگی کی حرمت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

شخصی آزادی

پرانے زمانے اور صدیوں میں معاشرے کی برائیوں کو ایک دم ختم کرنے سے پیچیدگیاں بڑھ سکتی تھی تو آہستہ آہستہ ہر شخص کو آزادی حاصل ہوگئی کہ وہ اپنی مرضی و منشا کے مطابق زندگی حاصل کر سکے اور غلامی کو ختم کرنے میں اسلام کا نمایاں کردار ہے۔

Day: ________ Date: ________

حق روزگار

اسلام نے ہر انسان کو نوکری کرنے اور روزگاری کا حق دیا ہے تاکہ وہ اپنے رہن سہن کے لیے کما سکے اور گزر بسر کر سکے اور کسی پر انحصار نہ کرے اسی طرح غربت کا خاتمہ بھی ہوگا۔

عورتوں کے حقوق

اسلام نے عورتوں کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ قبل از اسلام، عورت معاشرے میں کم تر حیثیت رکھتی تھی اور وہ ایک محکوم سے بڑھ کر کچھ نہ تھی اسلام نے رواج کا خاتمہ دیا اور عورتوں کو برابر کے حقوق میسر کیے تاکہ وہ بھی زندگی سہی سے بسر کر سکیں۔

حصولِ تعلیم کا حق

حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور میں صوبائی احکام کو اسلامی تدریس کا فریضہ سونپ رکھا تھا اور ہر شہری کو تعلیم حاصل کرنے کا حق میسر تھا۔ کیونکہ یہ ہر مسلمان کا بنیادی انسانی حقوق ہے تاکہ وہ معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکے۔

آزادیِ رائے

خلفائے راشدین کے زمانے میں ایک آدمی کسی بھی وقت خلیفہ یا حکمران سے باز پرس کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس کو اپنے لیے آزادی رائے حاصل تھی اور وہ کسی بھی چیز کے لیے علم کی آزادی رکھتا تھا نیکی کو فروغ اور برائی کو روکنا اسلام میں فرض ہے

CamScanner

مذہبی آزادی اور سیاسی حقوق

اسلام میں ہر شخص کو یہ بنیادی حق حاصل ہے کہ وہ جو چاہے مذہب اپنا سکتا ہے اور اس پر کوئی زور زبردستی نہیں۔ اسی طرح ہر شخص کو سیاسی حقوق بھی فراہم ہیں۔ اسلام کسی فرد یا گروہ کی اجارہ داری کو تسلیم نہیں کرتا۔ کاروبار چلانا تمام افراد کی مشترکہ ذمہ داری کو قرار دیا ہے۔

جدید بین الاقوامی انسانی حقوق سے تقابل

اسلامی معاشرہ ترقی کو فروغ دیتا ہے اور اس نے انسان کو کئی بنیادی حقوق فراہم کیے ہیں۔ اگر ان کا موازنہ جدید بین الاقوامی حقوق کے ساتھ کیا جائے تو بھی اسلام میں موجود تمام بنیادی انسانی حقوق کو برتری حاصل ہے۔ اور یہ کوئی بھی فرق کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کی رو سے تمام مسلمان برابر ہیں اور کوئی بھی کسی سے برتر نہیں ہے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی جو مقام اسلام کو حاصل ہے۔ یہی ایک کامیاب اور خوشحال معاشرے کو فروغ دیتا ہے۔

حاصلِ کلام:

اسلام میں موجود بنیادی انسانی حقوق ہر کسی کا فرض ہے۔ کسی شخص کو زور زبردستی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں لہذا ہمیں اسلام تعلیمات

Day:

کے مطابق چلنا چاہیے۔

سوال نمبر 08

ا۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

تعارف:

امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے مراد نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کے ہیں۔ اسلام بھی اسی پر زور دیتا ہے۔ برائی کے خاتمے سے خوشحالی آتی ہے۔ لیکن انسان اور معاشرہ اگر جہالت کی طرف گامزن ہو تو کامیاب اجتماعی زندگی کا حصول ناممکن ہے۔ اسی وجہ سے نیکی کے حکم کو فروغ دینا چاہیے۔
قرآن مجید میں اس کے متعلق یوں بیان ہے۔

الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (الحج: ۴۱)

"یہ وہ لوگ ہیں اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔"

Date: ____

خلیفہ وقت نے بھی اسی پر زور دیا اور ایک بہترین سماجی نظام، سیاسی نظام، معاشی نظام، انتظامی نظام اور معاشرتی نظام کا قیام بھی بھلائی کا حکم دینے سے ممکن ہے اور برائی کے فروغ کو روکنے سے ہے۔ ہمیں بھی قرآنی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے تاکہ نیکی کو فروغ حاصل ہو اور اس کے ساتھ آخرت میں بھی کامیابی حاصل کر سکیں۔

رسول ﷺ نے بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے متعلق بیان کیا ہے کہ:

"تم میں سے کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اور اگر یہ نہ کر سکے تو اپنی زبان سے روک دے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اپنے دل میں اسے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔"

بھلائی کو فروغ اور برائی کی ممانعت:

قرآن و حدیث کی رو سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نیکی کے کاموں کا حکم ہر جگہ میسر ہے۔ صحابہ اکرام رض، انبیا اکرام علیہ اور دیگر خلفائے راشدین نے بھی اسی چیز کی قیادت کی اور ہر جگہ نیکی کو پھیلایا اور برائی کے کاموں کی مذمت کی۔ برائی انسان کو جہالت اور تاریکی کی طرف لے جاتی ہے جس کی

Date: ____

وجہ سے برائیاں مزید جنم لیتی ہیں۔

خوشحال معاشرہ

اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنا اور ہر چیز پر عمل کرنا ہی خوشحال معاشرے کی ضمانت ہے۔ اس کے بغیر ترقی اور کامیابی کا حصول کبھی بھی موجود نہیں ہے۔ جو رعایا اور حکمران ملک میں سے برائیوں کا خاتمہ کرتے ہیں اور نیکی کے کاموں کو فروغ دیتے ہیں۔ وہی قوم ہی مزید بلندیاں حاصل کرتی ہے۔ کیونکہ خوشحال معاشرے کے پیچھے رعایا و حکمران کا بہت بڑا کردار شامل ہے۔

2- عفو (درگزر و معافی)

تعارف:

عفو درگزر سے مراد معاف کر دینے یا پھر صلح کرنے کے ہیں۔ اسلام کے قیام میں عفو درگزر کو بھی نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس کی وجہ سے انسان میں تحمل اور برداشت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ عفو درگزر کی بدولت کئی رنجشوں کا بھی خاتمہ ہوا۔ اس کی وجہ سے وجودِ کامیابی بھی ہوا کیونکہ انسانی اتحاد اسی کی بدولت ممکن ہے۔ عفو درگزر کی کئی مثالیں ہمیں

Date:

اسلام کی روشنی میں قرآن و حدیث سے ملتی ہے
لہذا، اللہ تعالیٰ کی صفت میں درگزر کرنا شامل
ہے۔ کیونکہ وہ معاف کرنے والا بہت ہی مہربان
ذات ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بھی اتنی تکالیف کے بعد
بھی درگزر کیا۔ کسی کے لیے کچھ بھی برا بھلا نہیں
بولا۔

اسلامی رو سے چند مثالیں

آپ ﷺ شعب ابی طالب میں محصور رہے، یہ
مقاطعہ قریش مکہ کی جانب سے ظلم پر مبنی تھا۔
تاہم آپ ﷺ نے تحمل کا مظاہرہ کیا اور کوئی بھی جارحانہ
رویہ اختیار نہ کیا۔

ایک بڑھیا آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینکا کرتی تھی
لیکن آپ ﷺ نے کوئی ردعمل نہ کیا۔ اور جب وہ بیمار
ہوئی تو آپ ﷺ خود اس کا پتہ لینے چل دیئے۔ یہ دیکھ
کر وہ بہت حیران ہوئی۔ اس سے بھی واضح ہوتا ہے
کہ درگزر کرنا ایک بہت ہی خوبصورت صفت ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی آپ ﷺ نے سخت
شرائط کو قبول کیا اور جنگ سے اجتناب کیا۔ صلح
حدیبیہ کو امن کا معاہدہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے
جنگی کاروائی کا حکم نہ دیا بلکہ درگزر کیا تاکہ امن و
آشتی فروغ پا سکے۔

والصلح خیر **(النساء: 128)**

"صلح سب سے بہتر چیز ہے۔"

Day: ____________ Date: ____________

معاف کرنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی خوبصورت
صفت ہے۔ حالانکہ اگر کوئی انسان غلطی کرتا ہے
تو اس کو چاہیے کہ اپنے گناہوں کا ارتکاب کرے اور
معافی طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی میری
طرف ایک قدم آئے تو میں اس کی طرف دس قدم بڑھتا
ہوں۔ یہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہی تخلیق شدہ ہے
اور انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل ہوا
ہے۔ اس لیے انسانی تعلیمات کی رُو سے بھی اسلام
پر عمل کرنا چاہیے۔ تاکہ دنیا اور آخرت دونوں
میں کامیابی حاصل ہو۔